مثنوی فتوح الحرمین
کا
ایک قدیم قلمی نسخہ

جناب مولوی عبدالمجید صاحب ندوی اعظمی بی اے، ناظر کتب خانہ دار المصنفین اعظم گ

مثنوی "فتوح الحرمین" مولانا عبدالرحمان جامی کا منظوم سفرنامۂ حج ہے۔ جامی کی تصانیف کی کل تعدا
یا پولر انسائیکلوپیڈیا میں ۹۹ لکھی ہے لیکن "تذکرہ داغستانی" میں لفظ جامی کے عدد کے برابر یعنی ۵۴ ہے۔
زیر نظر کتاب دہلی کے مطبع مجتبائی سے اہتمام اور صحت وصفائی کے ساتھ چھپ چکی ہے۔ مولانا جامی
نے اس میں اپنے سفر حج کی کیفیات اور فضائل حج سے متعلق بہت سی روایتیں نظم کی ہیں۔ اس میں وہ مشہو
نظم بھی ہے جو انھوں نے مدینہ منورہ میں روضۂ اقدس پر پہنچ کر والہانہ انداز میں پڑھی تھی۔ اس منظوم سفر
میں وہ تمام معلومات وکیفیات درج ہیں جن سے کیف وآگہی حاصل کرنا اس زمانہ کے مسافران حج
کے لیے ضروری تھا۔

یہ سفرنامہ اب نایاب ہو رہا ہے، اس کا ایک نہایت قیمتی، قدیم وخوشنما مصور قلمی نسخہ کتب خا
دار المصنفین اعظم گڈھ کے شعبۂ مخطوطات میں محفوظ ہے۔ آئندہ سطور میں اسی نادر نسخہ کا مختصر ذکر و تعا
مقصود ہے۔ امید ہے کہ صاحبان علم و ذوق اسکو دلچسپی سے پڑھیں گے۔

اس نسخہ کے سرورق پر شاہ جہاں اور اعتماد الدولہ کی چھ عدد بیضاوی مہریں ثبت ہیں، قد
طرز کی چند شکستہ تحریریں بھی ہیں لیکن یہ تحریریں اور مہریں اب محو ہو چکی ہیں۔ اور ایک تحریر قیمت سے متعلق
یہ ہے۔ "قیمت یک صد وچہل روپیہ"

جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ بہت زیادہ قدیم اور نہایت قیمتی ہے۔ متوسط تقطیع کے
۱۱۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۳ سطریں ہیں، کاغذ عمدہ دبیز بادامی، خط فارسی نستعلیق پختہ قد

روشن، حج وزیارت کے مختلف مقامات ومناظر کی اٹھارہ ۱۸ تصویریں ہیں۔ تصویروں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) پہلی تصویر میں خانۂ کعبہ اور حرم شریف کا نہایت مزیّن نقشہ ہے۔

(۲) دوسری تصویر میں صفا، مروہ، میلین اخضرین مسعیٰ اور شجرۂ سدرہ وغیرہ کا نمونہ دکھایا گیا ہے۔

(۳) تیسری تصویر میں جبل ابوقُبیس کا نقشہ ہے۔

(۴) چوتھی تصویر میں مولد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نمونہ ہے۔ اسی میں مولدِ صدیق اکبر، مولدِ حضرت علی، مولدِ فاطمہ زہرا رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نمونہ بھی ہے۔

(۵) پانچویں تصویر میں مدعا رکا نمونہ ہے۔

(۶) چھٹی تصویر میں "جنت المعلیٰ" کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ اس میں قبۂ بی بی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، مرقدِ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور "مسجد انا فتحنا" وغیرہ کے نمونے ہیں۔

(۷) ساتویں تصویر میں اُرضِ شبکہ کا نقشہ ہے۔ اس میں قبۂ مولد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وقبۂ مولد حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا نمونہ ہے۔

(۸) آٹھویں تصویر میں جبل نور کا نقشہ ہے۔

(۹) نویں تصویر میں جبل ثوَر اور غار ثوَر کا نمونہ ہے۔

(۱۰) دسویں تصویر میں میدانِ عرفات کا نقشہ ہے۔ اس میں حاجیوں کے خیمے، مسجد نمرہ، ناقہ اور جبلِ عرفات کے نمونے ہیں۔ اس پہاڑ کے متعلق حضرت جامیؔ فرماتے ہیں:-

آں جبلے کش عرفاتست نام ہست فروتر از جبلہا تمام
گرچہ بصورت زجبال اصغر است لیک بمعنی زہمہ اکبر است

(۱۱) گیارہویں تصویر میں مشعر الحرام، مسجد مزدلفہ اور حاجیوں کے خیموں کے نمونے ہیں۔

(۱۲) بارہویں تصویر میں منیٰ کا پورا نقشہ ہے۔

(۱۳) تیرھویں تصویر میں مدینہ منورہ کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صندوقۂ حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو بڑی حسن وخوبی کے ساتھ دکھا گیا ہے ۔

(۱۴) چودھویں تصویر میں جنتہ البقیع کا پورا نقشہ کھینچا گیا ہے ۔

(۱۵) پندرھویں تصویر میں مسجد قُبا کا نمونہ دیا گیا ہے ۔

(۱۶) سولہویں تصویر میں "مسجد فتح" و دیگر مساجد کو دکھایا گیا ہے ۔

(۱۷) سترھویں تصویر میں میدان عہد کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔اس میں جبلِ اُحُد، قبور شہداء احد، چاہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کو دکھایا گیا ہے ۔

(۱۸) اٹھارہویں تصویر میں نعلین شریفین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نمونہ ہے ، اسی میں یہ شعر لکھا ہوا ہے ؎

گردِ نعلینِ مصطفیٰ باشد
شرفِ تکمۂ کلاہِ ہمہ

یہ تمام تصویریں سنہری افشاں سے مزین ہیں اور ابھی تک اسی آب وتاب کے ساتھ تروتازہ ہیں ۔

سفرنامہ میں کل ۵۷ نظمیں ہیں ۔جو مناسکِ حج ، احکامِ زیارت، اس کے آداب واصول اور مکہ معظمہ ومدینہ منورہ کے آثار ومشاہد وغیرہ سے متعلق ہیں ۔

کتاب کی ابتداء شکروسپاس کے جذبات میں ڈوبی ہوئی حمد باری تعالیٰ سے ہوئی ہے اس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

اے ہمہ کس را بدرت التجا کعبۂ دل راز تو نور و صفا

اور آخری شعر یہ ہے ؎

چوں ادمست برون از خیال کیف یؤدّ بہ ملسان المقال

اس کے بعد ایک نظم نعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے ۔اور ایک منقبت میں پھر ایک نظم کتا

کے سببِ تصنیف سے متعلق ہے۔ اس کے چند اشعار یہ ہیں ؎

بود شبے، ہمچو شبِ زلفِ یار
مشک فشاں ہمچو نسیمِ بہار
ناگہم اندیشہ گریباں گرفت
تا سحر فکر رگِ جاں گرفت
حیرت بسیار مرا رو نمود
بوالعجبہائے خیالم فزود
چوں بفتوح دل و جاں شد سبب
کرد فتوح الحرمینش لقب

بعد کی نظموں میں مختلف عنوانات کے تحت مناسکِ حج و احکام زیارت اور مختلف مقامات مقدسہ کے آداب و احکام کی تعلیم مناسک کی ترتیب سے دی گئی ہے۔ پہلی نظم میں کعبہ مکرمہ کی جانب توجہ و اشتیاق اور احرام باندھنے نیز نیتِ حج کی تعلیم ہے جس کی ابتدا یوں کرتے ہیں ؎

بعد نماز از سر صدق و یقیں
نیت احرام نما ایں چنیں

اس کے بعد حجِ قرآن، حجِ تمتع اور تلبیہ وغیرہ کے الفاظ و آداب مذکور ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

نعرۂ لبیک بہانگ بلند ہست بری اہل بصیرت پسند

پھر دیگر مناسک و مناظر کا ذکر ہے۔ نسخہ مکمل ہے، البتہ تاریخ کتابت اور کاتب کا نام درج نہیں ہے کاتب نے جس عبارت پر کتاب ختم کی ہے۔ وہ یہ ہے :-

"تمت ھذا الکتاب المسمیٰ فتوح الحرمین
من تصنیف حضرت جامی قدس سرہ"

لیکن اس عبارت سے پہلے "خاتمہ" کی جو نظم ہے اس کے چند اشعار کا ذکر بھی اہل ذوق کیلئے لطف کا باعث ہوگا:۔

من شدم درپئے ایں گفت گو | تا دہدم معنی پاکیزہ رو
چند گہے سوختم و ساختم | تا زمیاں پردہ برانداختم
کعبہ کہ باشد گلِ مسکینِ من | تازہ ازو داغ دلِ و دینِ من
جامی ازیں ہر دو طلب کامِ خویش | کام دلِ خویش سرانجامِ خویش
دوست برارم بدعا ہر نفس | نیست مرا جز بدعا دسترس

صلِ علیٰ روضۂ خیر الأنام
خاتمِ دیں نسخہ بریں شد تمام

ان خصوصیات کے علاوہ یہ نسخہ مختلف امراء و علماء کی ملکیت اور مطالعہ میں بھی رہ چکا ہے جیسا کہ اس کی مہروں اور اس پر قدیم طرز کی شکستہ تحریروں سے پتہ چلتا ہے۔

مخطوطہ کے ساتھ اسی نام کا ایک دوسرا رسالہ بھی شامل ہے۔ اس میں مصنف کا نام محیؔ لاری درج ہے۔ دونوں نسخوں کے مصنفوں کے الگ الگ نام سے دھوکا ہوتا ہے کہ شاید یہ دو مستقل تصنیفات ہیں۔ لیکن بہ نظرِ غائر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ دونوں نسخوں کی نظمیں حیرتناک حد تک یکساں ہیں اور انداز بیاں بھی بالکل ایک ہے۔ اس سے یقین ہوتا ہے کہ کتاب دراصل ایک ہی ہے۔ البتہ مصنف کے نام کے سلسلہ میں تحریف و تدلیس کا عمل ہوا ہے۔ چنانچہ "کشف الظنون" میں "فتوح الحرمین" محیؔ لاری کی تصنیف لکھی ہوئی ہے، لیکن اس پہلا شعر وہی ہے جو حضرت جامی کے زیر بحث نسخہ میں ہے یعنی ؎

ای ہمہ کس را بدرت التجا
کعبہ دل راز تو نور و صفا

اور محیؔ والے نسخہ میں پہلا شعر یہ ہے ؎

ای دو جہاں غرقۂ آلائی تو
کون و مکان قطرۂ دریای تو

مگر لطف کی بات یہ ہے کہ یہ شعر بھی مولانا جامی کی پہلی نظم کا درمیانی شعر ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں، کہ یہ کتاب دراصل مولانا جامی ہی کی تصنیف ہے، بعد میں کسی نے اس کو محیی لاری کی طرف منسوب کر دیا ہے، اور غضب یہ کیا کہ مقطعوں سے حضرت جامی کا نام نکال نکال کر محیی بنا دیا ہے۔

بہرحال اہل علم حضرات اس سلسلہ میں اپنی معلومات وتحقیقات سے مستفید فرمائیں۔ ذیل میں دونوں نسخوں کی چند نظمیں نمونۃً بالمقابل پیش کی جاتی ہیں تاکہ اہل علم موازنہ وفیصلہ کر سکیں۔

جامی	محیی
(۱) در حمد باری تعالیٰ	(۱) در حمد باری تعالیٰ
ای ہمہ کس را بدرت التجا	اے دو جہاں غرقۂ آلائے تو
کعبۂ دل راز تو نور و صفا	کون مکاں قطرۂ دریائے تو
از حشمت کعبہ خانہ ایست	مبدأ اشیا رشد الٰہیتت
وز حرم پاک تو کاشانہ ایست	عین وجود آمدہ ماہیتت
اے کرمت واسطۂ بود ما	جملۂ ذرات وجود تو اند
خانۂ تو کعبۂ مقصود ما	پرتو خورشید وجود تو اند
جز تو کسے ساکن ایں دیر نیست	پیش جلال تو زمین و زماں
جملہ توئی در دو جہاں غیر نیست	ذرہ صفت در تہ ہفت آسماں
اے دو جہاں غرقۂ آلائے تو	احسن ما نجم بہ ذوالھمم
کون و مکاں قطرۂ دریائے تو	ذکر جمیل یوبی النعم
مبدع اشیاست الٰہیت است	چوں نعم اوست بروں از خیال
عین وجود آمدہ ماہیت است	کیف یؤدّ بہ لسان المقال

پس نتواں شکر گزاریٔ او
گرچہ کنی شکر سپاریٔ او
گوہر جاں در صدفِ تن نہاد
نور خرد در دلِ روشن نہاد
احسن مایُمہ بہیمہ ذو الہمم
ذکر جمیل لولیِّ النعم
چوں نعم اوست برون از خیال
کیف یُؤدّیہ بلسان المقال

بس نتواں شکر گزاری او
ك
گوہر جاں در صدفِ تن نہاد
نور خرد در دلِ روشن نہاد
تانشود پردۂ ہستی جدا
کس نشناسد بخدائی خدا
خانۂ تو خانۂ چشمِ من است
زانکہ جہاں بر من ازاں روشن است

(۲) در توجہ بجانب کعبہ و احرام بستن

روزے ازیں پیش بعہدِ شباب
در دلم افتاد یکے اضطراب
مرغِ دلم سوئے حرم ساز کرد
بال ہمہ بہرِ پرواز کرد
شوقِ حرم در دلِ من جوش کرد
کوکبۂ عشق رہ ہوش زد
ہر کہ جدا ماند ز کوئے حبیب
در ہمہ جاہست اسیر و غریب
بہرِ خدا مطربِ عاشق نواز
راست کن آہنگ و نوائے حجاز
حالِ غریبی و اسیریم بیں

(۲) در حال مصنف در راہ رسیدن باحرامگاہ

سالے ازیں پیش ز دیرِ خراب
در دلم افتاد یکے اضطراب
مرغ دلم سوئے حرم ساز کرد
بال ہم بر زد و پرواز کرد
خضرِ رہم تختہ بدریا فگند
موج زد و رخت بہ بطحیٰ فگند
چونکہ رسیدم بزمینِ حجاز
زوم از سر صدق و نیاز
شوقِ حرم در دلِ من جوش زد
کوکبۂ عشق رہِ ہوش زد
ہر کہ جدا ماند ز کوئے حبیب

[illegible]

زآتشِ غم رنگ، صنوبریم بیں
از پئے تسکینِ دلے بیدلاں
یکدو سہ بیتے ز جدائی بخواں
نغمۂ نوروز عرب باز گوئی
ہم بزباں عربی راز گوئی
مت من الحزن اُرحنی بلال
عن لدی الهجر حدیث الوصال
اوّل از آتش تن پاک شو
پس بحریم درا د خاک شو
بر سر آں خاک بریز آب روئے
نیت غسل آرد بدن را بشوی
آنچہ حرام است مکن بعد ازاں
دور شو و میل مکن سوئے آں
جاں بہ نیاز آر و بدن در نماز
سجدہ کن آنگاہ بری بے نیاز
بعد نماز از سر صدق و یقیں
نیتِ احرام نما ایں چنیں

(۲) در بیان مجاورت مکہ معظمہ

آنکہ رسد دید برد رخت زود
شوقِ فزوں کردو از انش کہ بود

در ہمہ جا ہست اسیر و غریب
بہرِ خدا مطرب عاشق نواز
راست کن آہنگ و نوائے حجاز
حال اسیری و غریبیم بیں
زآتش غم رنگ صنوبریم بیں
از پئے تسکینِ دلِ بیدلاں
یکدو بیتے ز جدائی بخواں
نغمۂ نوروز عرب باز گوئی
ہم بزبانِ عربی راز گوئی
مِتُّ من الحزن اُرحنی بلال
عن لدی الهجر حدیث الوصال
اوّل از آلائشِ تن پاک شو
پس بحریم درا و خاک شو
بر سر آں خاک بریز آب رو
نیت غسل آور و کن شستشو
جاں بہ نیاز آر و بدن در نماز
سجدہ کن آنگہ برائی نیاز
بعد نماز از سر صدق و یقیں
نیت احرام نما ایں چنیں

(۳) در بیانِ مجاورت مکہ می گوید

ہر کہ دریں کوئے مجاور شود
از عدد سلک زوایر شود
می سزد از زانکہ کمال ادب
آورد از شوق بجا روز و شب
نقل چنیں است کزیں پیشتر
تا در ایام خود ایں عمر
از پئے حج ذرہ زدے ہر کرا
ماندے از قافلہ خود جدا
نیست جز ایں عذر پرگاہ گاہ
حرمت ایں خانہ نداری گاہ
چو بطوافش زند اندیشہ راہ
شیوۂ آداب نداری نگاہ
از رہِ تشکیک تساہل کنی
از سرِ تعجیل تغافل کنی
رفتہ ز حد رو پہائے ما
نیست ازاں جائے چنیں جائے ما

(۴) در بیان خاتم کتاب

من شدم در پے ایں گفتگو
تا دہم معنی پاکیزہ رو
چند گہے سوختم و ساختم

اے کہ ترا میل سکون دردلست
دین و ادب حاصل است
شیوۂ آداب نگہ دار لیک
شو با ادب ساکن ایں خانہ نیک
آنکہ رسد دیر و بر و رخت زود
شوق فزوں کرد و ازانش کہ بود
در رہِ حج ذرہ زدے ہر کرا
ماندے از قافلہ خود جدا
نیست بریں وجہ کہ گاہ و گاہ
حرمت ایں خانہ نداری نگاہ
از رہِ تشکیل تساہل کنی
از سرِ تعجیل تغافل کنی
جو بطوافش زند اندیشہ رائے
شیوہ آداب نیاری بجائے
گردی ازاں آثم و عاصی شوی
مبتلی فیہ معاصی شوی
رفتہ ز حد پی رو پہائے ما
نیست ازاں جائے چنیں جائے ما

(۴) در بیان ختم کتاب

من بدریا روم از بہر دُر

تازمیاں پردہ بر انداختم
شاہدِ معنی کہ مرا رخ نمود
گوییت آں شاہدِ معنی کہ بود
کیہ کہ باشد گلِ مسکینِ من
تازہ ازو داغ دل و دینِ من
جلوہ گری کرد و زبانم کشود
پردہ کشود از رخ و ہوشم ربود
تا نزند سر ز چمن نو گلے
نغمہ سرائی نہ کند بلبلے
طلعت آئینہ و بوئے گلم
ساختہ کہ طوطی و کہ بلبلم
جامی ازیں ہر دو طلب کامِ خویش
کام دلِ خویش و سرانجامِ خویش
گرم شد از نظمِ تو بازارِ حج
ختم بنام تو شد اسرارِ حج
از کرم و مرحمتِ ذوالمنن
شکر باتمام رسید ایں سخن
دست برارم بدعا ہر نفس
نیست مرا جز بہ دعا دسترس
سیّد علی روضۂ خیرالانام
خاتم نسخ بریں شد تمام

دل تہی از خوں کنم و دیدہ پُر
تا گہرے آرم ازانجا بروں
موج زند در دل من بحر خوں
چونکہ شدم در پے ایں گفتگو
تا دہدم معنیٔ باریک رو
چند گہے سوختم و ساختم
تازمیاں پردہ بر انداختم
شاہد معنی بدلم رہ نمود
نطق من از طلعتِ آں رو کشود
کعبۂ بود نوگل مسکین من
تازہ ازاں باغِ دل و دین من
جلوہ گری کرد زبانم کشود
پردہ کشید از رخ و ہوشم ربود
محی ازیں ہر دو طلب کامِ خویش
محو کن از لوح کساں نام خویش
گرم شد از سعی تو بازارِ حج
ختم بنام تو شد اسرارِ حج
از کرم و مرحمتِ ذوالمنن
ایں کہ باتمام رسید ایں سخن
دست برارم بہ دعا ہر نفس
نیست مرا جز بہ دعا دسترس

صلّ علی روضۂ خیر الانام
خاتمۂ نسخہ بریں شد تمام

اوپر دونوں نسخوں سے ایک مضمون میں کہی جانیوالی چند نظموں کو پیش کیا گیا ہے۔ ان نظموں پر نہ صرف یہ کہ بہت سے الفاظ و معانی یکساں ہیں۔ بلکہ مصرعے کے مصرعے بالکل ایک ہیں۔ اس سے یہ بات صاف ہوجاتی ہے کہ کتاب تو دراصل ایک ہے۔ سوال صرف یہ رہ جاتا ہے کہ مصنف کو ہے؟ اس سلسلہ میں مولانا اسلم جے راجپوری کا بیان نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ مولانا "حیات جامی" میں رقمطراز ہیں:-

"یہ کتاب (مثنوی فتوح الحرمین) منشی نول کشور کے مطبع سے دوبار چھپ چکی ہے مگر مطبع والوں نے یہ غلطی کی ہے کہ اس کو حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف قرار دیا ہے اور غضب یہ کیا ہے کہ کتاب کے اندر جہاں جامی کا نام تھا۔ اسکو نکالنے کی کوشش کی ہے اور اس کی جگہ محی بنادیا ہے مگر دہلی کے مطبع مجتبائی نے اسے صحت کے ساتھ چھاپا ہے"[1]

بہرحال اہلِ علم کے لئے یہ ایک دلچسپ علمی موضوع ہے۔ اس سلسلہ میں اپنی تحقیقات معلومات فرماکر دوسروں کو استفادہ کا موقع دیں۔

اس مختصر مضمون سے میرا مقصد مولانا جامی کی "مثنوی فتوح الحرمین" کے ایک قدیم قلمی نسخے کا تعارف ہے۔

---

[1] حیات جامی از مولانا اسلم جے راجپوری

نئے اور پرانے چراغ از: عابد رضا بیدار
مشتملات:- میر، مصحفی، حسرت، اصغر، جگر، روش، شاد — جدید اردو شاعری کی منفرد آوازیں، نشر کے خطوط — آندھی میں چراغ — اور ادراس سلیں۔ ۲۶۶ صفحے ۱۸×۲۲ مجلد قیمت دس روپے
دفتر برہان، اردو بازار۔ دہلی

نثر کا حسن میرے عہد کے صاحب طرز نثر نگار از: عابد رضا بیدار سائز ۱۸×۲۲/۸ ص ۸ قیمت
مشتملات: رشید صدیقی، ذاکر حسین، آل احمد سرور، حیدر وصی بلگرامی، عبداللہ حسین، بیگانہ علیگ، مشتاق احمد یوسفی نیاز فتحپوری، ابوالکلام آزاد کے بہترین شاہکار
دفتر برہان، اردو بازار، دہلی